سوال

(592)جہادِ کشمیر کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل کشمیر میں مجاہدین اسلام ہندوستان کے مشرکین کے ساتھ جہاد میں بر سر پیکار ہیں۔ مگر افسوس کہ بعض مولوی صاحبان متعلقہ تنظیموں مثلاً لشکر طیبہ، البدر، حزب المجاہدین اور حرکۃ المجاہدین وغیرہ کے تحت اس جہاد کو جہاد میں شمار نہیں کرتے بلکہ اسے بالکل ناجائز کہتے ہیں۔ دلائل سے روشنی ڈالیں اور صحیح صورتِ حال واضح فرمائیں۔ (سائل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کشمیر کا جہاد بلاشبہ بمعنی ''الجہاد'' ہے لیکن موجودہ حالات میں طریقہ کار درست نہیں۔ اسلام نے جہاد میں خصوصی طور پر ہمیں وحدت کا سبق دیا ہے اور باہمی نزاع سے بایں الفاظ ڈرایا ہے:

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ... ٤٦ ... سورة الانفال

''آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا۔''

لیکن ہماری صورتِ حال اس کے برعکس ہے۔ تمام جہادی تنظیموں کو چاہیے کہ علیحدہ علیحدہ کی بجائے متحدہ قیادت میں جہاد کی سعی کریں، جس کو شریعت نے امامت سے تعبیر کیا ہے۔

'وَإِنَّمَا الإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ' صحیح البخاری، باب یُقَاتَلُ مِنْ وَرَاءِ الإِمَامِ وَیُتَّقَی بِهِ، رقم: ٢٩٥٧

''امام ڈھال ہے جس کے پیچھے لڑائی کی جاتی ہے۔'' کی تصویر کا نظر آنا ضروری ہے۔ تاکہ امتِ مسلمہ کماحقہ جہاد کے ثمرات سے مطلوبہ شکل میں مستفید ہوسکے۔ ورنہ تفرق و تشتت کی صورت میں انجام کار وہی کچھ ہے جس کا مشاہدہ افغانستان میں ہو رہا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجہاد:صفحہ:443

محدث فتویٰ